THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

اسلام اور سکھ مت میں تصورِ خدا: تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the Concept of God in Islam and Sikhism

Shumaila Ali

MPhil, Institute Of Islamic Studies and Sharia, MY University, Islamabad.

shumailaalibutt@gmail.com

Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi

HOD Religious Studies and Graduate Studies, Rashid latif khan University, Lahore.

mohsin.ziaqazi@rlku.edu.pk

Abstract

This study presents a comparative analysis of the concept of God in Sikhism and Islam, aiming to highlight both similarities and differences in their theological foundations. In Islam, the concept of God is based on absolute monotheism (Tawhid), where Allah is regarded as One, Eternal, Self-Sufficient, Transcendent, and free from all forms of anthropomorphism. The Qur'an emphasizes God's oneness, divine attributes, and complete distinction from creation. In Sikhism, the concept of Ik Onkar occupies a central position, representing the belief in one supreme, formless, and all-pervading reality. The Sikh scriptures, particularly the Guru Granth Sahib, describe God as both Nirgun (without attributes) and Sargun (with attributes), manifesting within creation while remaining beyond it. The study reveals that both religions reject idolatry and affirm belief in one, formless God; however, Islam strongly emphasizes divine transcendence, whereas Sikhism places greater focus on God's immanence and presence within the universe. The comparative analysis concludes that despite shared monotheistic principles, Islam and Sikhism differ significantly in their theological interpretation and expression of the divine.

Keywords

Islam, Sikhism, Concept of God, Tawhid, Qur'an, Guru Granth Sahib

مقدمہ

اسلام اور سکھ مت دونوں میں تصورِ خدا بنیادی حیثیت رکھتا ہے، تاہم اس کی تعبیر اور فہم میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ اسلام میں خدا کا تصور خالص توحید (Tawhid) پر مبنی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ کو واحد، ازلی، ابدی، بے نیاز، لاشریک اور مخلوق سے

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

مکمل طور پر ماورا مانا جاتا ہے۔ اس کے برعکس سکھ مت میں "اک اونکار" خدا کی وحدانیت کی علامت ہے، جس کے مطابق خدا ایک، بے صورت، ازلی اور کائنات میں ہمہ گیر ہے۔ اسلام خدا کی کامل تنزیہ پر زور دیتا ہے، جبکہ سکھ مت میں اس کی قربت اور ہمہ گیری (Immanence) کو زیادہ نمایاں کیا جاتا ہے۔

اسلام اور سکھ مت برصغیر کے دو اہم مذاہب ہیں جو توحید، شرک کی نفی اور انسان کی روحانی رہنمائی پر متفق ہیں، لیکن صفاتِ الٰہی اور خدا و کائنات کے تعلق کی تشریح میں ان کے مابین نمایاں فکری اختلافات موجود ہیں۔ یہی مماثلتیں اور اختلافات اس تقابلی مطالعے کو علمی اور تحقیقی اعتبار سے، خصوصاً بین المذاہب ہم آہنگی اور باہمی فہم کے تناظر میں اہم بناتے ہیں۔

زیرِ نظر تحقیق تقابلی و تجزیاتی منہج کے تحت اسلام اور سکھ مت کے تصورِ خدا کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ اور گُرو گرنتھ صاحب جیسے بنیادی مذہبی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے، تاکہ دونوں مذاہب کے تصورات کو ان کے اصل سیاق میں سمجھا جا سکے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلام اور سکھ مت کے تصورِ خدا کی وضاحت، ان کے درمیان موجود اشتراکات و اختلافات کی علمی انداز میں نشاندہی، اور عصرِ حاضر میں ان کی معنویت کو اجاگر کرنا ہے۔

تصور خدا کی اہمیت

تصورِ خدا انسانی فکر و شعور کی اساس اور اخلاقی و روحانی نظام کا مرکزی ستون ہے، کیونکہ یہی تصور انسان کو کائنات میں اپنی حیثیت، مقصدِ حیات اور ذمہ داریوں کا شعور عطا کرتا ہے۔ اسلامی فکر میں تصورِ خدا محض ایک مابعد الطبیعیاتی عقیدہ نہیں بلکہ ایک زندہ اور متحرک حقیقت ہے جو انسان کے باطن کو سنوارتی اور اس کے ظاہر کو نظم بخشتی ہے۔ یہ تصور انسان میں احساسِ جواب دہی کو بیدار کرتا ہے۔ لہٰذا تصورِ خدا نہ صرف انفرادی تزکیہ کا ذریعہ ہے بلکہ اجتماعی فلاح اور تہذیبی ارتقا کا بھی ضامن ہے۔ ارشد محمود اپنی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ

> "خدا پر قلم اٹھانا ہر لحاظ سے مشکل ترین ذمہ داری اور کٹھن فیصلہ تھا۔ خدائی ذات کا تصور جتنا عظیم و برتر ہے، عامتہ الناس کے اتنے ہی گہرے جذبات اور اہل دانش کی اتنی ہی ارفع بصیرت اس گتھی کے ساتھ

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

وابستہ رہی ہے لیکن خدا کے بارے میں ہمارے ہاں غیر مذہبی حوالے سے کوئی زیادہ علم موجود نہیں۔"[1]

تصورِ خدا کی اہمیت صرف ایک فلسفیانہ یا عقلی بحث تک محدود نہیں رہتی بلکہ یہ عوام کے جذبات، احساسات اور روزمرہ زندگی کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔ عام انسان کے لیے خدا کا تصور امید، سہارا اور روحانی تسکین کا ذریعہ ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے۔

"اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ[2]"

"سن لو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔"

اس بات کو واضح کرتا ہے کہ خدا کا تصور انسانی دلوں کے اطمینان کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ عوام میں احساسِ جوابدہی کو بھی بیدار کرتا ہے، یوں تصورِ خدا عوام کے دلوں میں عشق، خوف، امید اور یقین کی ایسی کیفیت پیدا کرتا ہے جو نہ صرف فرد کی باطنی اصلاح کا باعث بنتی ہے بلکہ معاشرے میں بھی ہم آہنگی، اخلاق اور روحانیت کو فروغ دیتی ہے۔

تصورِ خدا انسانی زندگی کی بنیاد اور روحانی شعور کا اہم ترین عنصر ہے۔ انسان جب اپنے خالق کی معرفت حاصل کرتا ہے تو اسے اپنی حقیقت، ذمہ داریوں اور مقصدِ حیات کا صحیح ادراک حاصل ہوتا ہے۔ یہی معرفت انسان کو نیکی، عدل، محبت اور اطاعتِ الٰہی کی طرف راغب کرتی ہے۔ تمام الہامی مذاہب میں خدا کی پہچان اور اس کی عبادت کو انسانی زندگی کا اصل مقصد قرار دیا گیا ہے، کیونکہ انسان کی کامیابی اور قلبی سکون اسی میں پوشیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں انسان کی تخلیق کا مقصد واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔"

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"[3]

اس آیتِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی معرفت اور اس کے احکامات

---

[1] ۔ارشد محمود، **تصورِ خدا** (لاہور: زاہد بشیر پرنٹرز، ۱۹۹۷ء)، ۱/ ۹۔

[2] ۔ **القرآن**: ۱۳/ ۲۸۔

[3] ۔ **القرآن**: ۵۱/ ۵۶۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

کی پیروی ہے۔ عبادت صرف چند مخصوص اعمال کا نام نہیں بلکہ ایسی کامل اطاعت اور بندگی ہے جو انسان کے عقائد، کردار اور معاملاتِ زندگی پر اثرانداز ہوتی ہے۔ جب انسان اپنے رب کو پہچان لیتا ہے تو اس کی زندگی میں روحانی سکون، اخلاقی پاکیزگی اور مقصدیت پیدا ہو جاتی ہے، اور یہی تصورِ خدا کی اصل اہمیت ہے۔

عقیدۂ توحید کا پس منظر

یہ اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ انسان کی فطرت میں ابتدا ہی سے ایک برتر، قادرِ مطلق اور واحد ہستی کو تسلیم کرنے کا رجحان موجود رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اسلام کو وہی اصل دین قرار دیا جاتا ہے جو حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء نے پیش کیا۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق دیگر مذاہب بھی دراصل اسی الٰہی ہدایت کی مختلف صورتیں ہیں جو وقت کے ساتھ تبدیل یا محدود ہو گئیں۔ یوں کہا جاتا ہے کہ اصل پیغامِ توحید ایک ہی تھا، جس کی تکمیل اسلام میں ہوئی۔ تاہم مختلف مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے عقائد کو الگ بنیادوں پر درست سمجھتے ہیں۔ ابتدائی انسانی ادوار میں فطری مظاہر جیسے سورج، چاند، ستارے اور دیگر قوتوں سے متاثر ہو کر انسان نے مختلف معبودوں کا تصور قائم کیا، جس کے نتیجے میں شرک اور تعددِ الٰہ کی صورتیں پیدا ہوئیں۔ تاہم اسی فکری سفر کے دوران انسان کے اندر یہ شعور بھی بیدار ہوتا رہا کہ ان تمام مظاہر کے پیچھے کوئی ایک اعلیٰ اور حاکم ہستی موجود ہے، جو کائنات کے نظم کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

> "فَاعْلَمْ أَنَّ أَوَّلَ مَا حَدَثَ الشِّرْكُ فِي قَوْمِ نُوحٍ، وَلَمَّا أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ نُوحًا يَدْعُوهُمْ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ وَحْدَهُ وَتَرْكِ عِبَادَةِ تِلْكَ الْأَصْنَامِ، عَانَدُوا وَأَصَرُّوا عَلَى شِرْكِهِمْ، وَقَابَلُوا نُوحًا بِالْكُفْرِ وَالتَّكْذِيبِ."
>
> "پس جان لو کہ شرک سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں شروع ہوا، اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو جب ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں کو توحیدِ الٰہی کی دعوت دیں اور بت پرستی سے منع کریں تو ان کی قوم نے سخت مخالفت کی اور اپنے شرکیہ اعمال و عقائد پر ڈٹے رہے اور کفر و تکذیب سے حضرت نوح

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

کا مقابلہ کیا۔"[4]

بعد ازاں سماوی مذاہب خصوصاً یہودیت، عیسائیت اور اسلام نے اس تصور کو واضح اور منظم شکل میں پیش کیا، جہاں خدا کی وحدانیت کو بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا۔ اگرچہ عیسائیت میں تثلیث کا نظریہ شامل ہوا، لیکن ایک خدا کی اساس بر قرار رہی، جبکہ اسلام نے توحید کو اپنی خالص اور کامل صورت میں پیش کیا۔ اسی طرح بعض غیر سماوی مذاہب میں بھی ایک اعلیٰ ترین حقیقت یا مطلق ہستی کا تصور موجود ہے، جو توحید کی فکری جھلک فراہم کرتا ہے۔ یوں عقیدۂ توحید انسانی فطرت، عقل اور وحی کے امتزاج سے ارتقاء پذیر ہو کر ایک جامع اور ہمہ گیر حقیقت کے طور پر سامنے آتا ہے۔

تاریخی اعتبار سے عقیدۂ توحید انسانی مذہبی فکر کی بنیادی اساس رہا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، جن سب کی دعوت کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صرف اسی کی عبادت تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ بعض اقوام نے انبیاء کی تعلیمات میں تحریف کی، بزرگوں کی غیر معمولی تعظیم کو عبادت کا درجہ دے دیا یا فطری و کائناتی مظاہر کو الوہیت سے وابستہ کر لیا، جس سے شرک اور متعدد مذہبی تصورات وجود میں آئے۔ تاہم ہر دور میں انبیائے کرام نے انسانوں کو اسی اصل عقیدۂ توحید کی طرف بلایا، یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی آخری شریعت نے اس عقیدے کو اپنی کامل اور محفوظ صورت میں پیش کر دیا، جسے اسلام کی بنیادی اور امتیازی تعلیم قرار دیا جاتا ہے۔

اسلام کا تعارف

اسلام کا لفظ عربی مادہ سلم یا مسلم سے نکلا ہے جس کے مفاہیم میں امن، سلامتی، خیر اور عافیت شامل ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

"إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ"[5]

"بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔"

---

[4] ۔احمد بن حجر عسقلانی، **تطهير الجنان والاركان عن درن الشرك والكفران** (قاہرہ: دار الحکم، س۔ن)، ۱/۲۴۔

[5] ۔**القرآن**:۳/۱۹۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

کتاب لسان العرب کے مطابق

"سَلِمَ ،السَّلَامُ وَالسَّلَامَةُ : البَرَاءَةُ. وَتُسَلَّمُ مِنْهُ تَبَرَّأَ.
وَقَالَ ابْنُ الأَعْرَابِيُّ : السَّلَامَةُ العَافِيَةُ۔[6]"

"سلم کا مطلب ہے: سلامتی یا سلام، اور السلامة کا مطلب ہے: براءت اور جب کسی سے سلامتی حاصل کی جائے تو کہا جاتا ہے، تبرأ یعنی اپنے آپ کو براءت میں رکھنا۔ابن العربی کہتے ہیں:السلامة یعنی عافیت اور صحت۔"

اسی طرح مصباح اللغات میں اسلام کی لغوی توضیح یہ بیان کی گئی ہے کہ

"انسان بلا تردد دینی احکام کی اطاعت اختیار کرے۔ یہ لفظ کبھی دینِ اسلام کے لیے استعمال ہوتا ہے اور بعض مواقع پر اہلِ اسلام یعنی مسلمانوں کی جماعت کے لیے بھی بولا جاتا ہے[7]۔"

اسلام ایک آسمانی اور توحیدی مذہب ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کی عبادت، اور اس کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔

"خدا کی ذات اور صفات کو دل اور زبان سے ماننے کا نام ایمان باللہ ہے۔اس کی ذات وصفات میں کسی اور کو شریک کرنا کفر میں شامل ہے۔[8]"

لفظ "اسلام" کے معنی اطاعت، فرمانبرداری اور سلامتی کے ہیں، یعنی بندہ اپنے رب کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ[9]"
"جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔"

[6] ۔ابن منظور، **لسان العرب**(ایران:النشرالادب الحوذة،۱۴۰۵ھ)،۷/۲۴۷۔
[7] ۔ابوالفضل، عبدالحفیظ، **مصباح اللغات**(لاہور: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار،۱۹۹۹ء)،۱/۳۷۔
[8] ۔ غلام مرتضی، **اسلام کے بنیادی عقائد**(لاہور: منہاج القران پرنٹرز، س۔ن)،۱/۱۸۔
[9] ۔**القرآن**:۳/۸۵۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضور نے تکمیل ایمان کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ"

"جس نے اللہ کے لیے محبت کی اللہ کے لیے بغض رکھا، اللہ کے لیے دیا اور اللہ تعالی کے لیے دینے سے (ہاتھ) روک لیا، پس اس نے مکمل کر لیا اپنا ایمان۔"[10]

اسلام کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہیں جنہوں نے انسانیت کو اللہ کی بندگی، اخلاقِ حسنہ، عدل و انصاف اور بھائی چارے کا درس دیا۔ اسلام صرف عبادات کا نظام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح اور کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے۔

اسلام میں عقیدہ توحید تحقیقی مطالعہ

تصورِ خدا ہر مذہب اور تہذیب کی فکری بنیاد ہوتا ہے۔ اسلام میں تصورِ خدا نہایت واضح، متعین اور عقلی و نقلی دلائل پر قائم ہے۔ قرآنِ مجید اور سنتِ رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ انسانی فکر افراط و تفریط، تشبیہ و تجسیم اور شرک جیسے فکری انحرافات سے محفوظ رہے۔ اسلامی تصورِ خدا محض نظری نہیں بلکہ انسان کی انفرادی، اخلاقی اور اجتماعی زندگی کو منظم کرنے والا ایک ہمہ گیر عقیدہ ہے۔ اسلامی تصورِ خدا کی اساس توحید ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ذات میں اللہ ایک ہے، صفات میں یکتا ہے، عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ قرآن مجید نے توحید کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے۔ سورۃ الاخلاص کو اسلامی تصورِ خدا کا خلاصہ کہا جاتا ہے۔

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔"[11]

"کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کے برابر کا کوئی نہیں۔"

[10] ۔ابو داؤد سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد** (بیروت: المکتبۃ العصریہ، س۔ن)، رقم: ۴۶۸۱۔

[11] ۔**القرآن**: ۱۱۲/۱۔۴۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

یہ سورت اللہ کی وحدانیت، بے نیازی اور بے مثالی کو نہایت جامع انداز میں واضح کرتی ہے۔اسلام اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر قسم کی مشابہت، جسمانیت اور نقص سے پاک قرار دیتا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ کی اس کو بنیادی اصول کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔عبدالحق الحقانی نے اپنی تفسیر حقانی میں لکھا ہے کہ

"الغرض سینکڑوں معبود ہیں ایک دو نہیں۔اسی طرح بعض قوموں نے اور اور آلے بنائے تھے ان سب کے رد کے لیے لفظ احد آیا کس لیے کہ حق سبحانہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے کوئی اس کا کسی وصف میں شریک نہیں۔"[12]

کائنات کی تخلیق، تدبیر اور پرورش کا مکمل نظام ایک ہی ذات کے قبضۂ قدرت میں ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ارشاد ربانی ہے۔

" الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔"[13]

"سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

ربوبیت کا تصور انسان کو یہ شعور دیتا ہے کہ کائنات ایک منظم اور مقصدی نظام کے تحت چل رہی ہے۔اسلام میں عبادت کا مرکز صرف اللہ کی ذات ہے۔کسی نبی، ولی یا مخلوق کو عبادت میں شریک کرنا شرک قرار دیا گیا ہے۔امیر احسن اصلاحی نے لکھا ہے کہ

"یہاں اللہ کے بعد اس کی پہلی ہی صفت رب العالمین بیان ہوئی جس سے مقصود اس حقیقت کو ظاہر کرنا ہے کہ جو اللہ کا کائنات کا خالق ہے، وہی اس کا مالک بھی ہے کیونکہ یہی سب کی پرورش کرنے والا ہے۔"[14]

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس پر کبھی فنا نہیں آئے گی۔وہی پوری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل سہارا صرف اللہ کی ذات ہے۔بندہ اسی پر اعتماد کرتا ہے۔

---

[12] ۔ محمد عبدالحق الحقانی، **تفسیر فتح المنان** (لاہور: محبوب پرنٹرز، ۲۰۰۹ء)، ۸/ ۲۵۴۔

[13] ۔ **القرآن**: ۱/ ۱۔

[14] ۔امیر احسن اصلاحی، **تدبر قرآن** (لاہور: فلک شیر پرنٹرز، ۲۰۰۹ء)، ۱/ ۵۶۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

"اللهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ "[15]

"اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، سب کو قائم رکھنے والا ہے۔"

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

"اس مبارک آیت میں دس مستقل جملے ہیں۔ پہلے جملے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے کہ مخلوق کا وہی ایک اللہ ہے۔ دوسرے جملہ میں ہے کہ وہ خود زندہ ہے۔ جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے قیوم کی دوسری قراءت قیام بھی ہے۔ پس تمام موجودات اس کی محتاج ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔ کوئی بھی بغیر اس کی اجازت کے کسی چیز کا سنبھالنے والا نہیں ہے۔"[16]

قرآنِ مجید میں توحید باری تعالیٰ کا بیان انسان کو اللہ کی صحیح معرفت عطا کرتا ہے۔ ان صفات کو سمجھنے سے انسان کے اندر اللہ کی محبت، خوفِ خدا، توکل اور یقین مضبوط ہوتا ہے۔ یوں انسان ایک متوازن، باعمل اور اللہ سے قریب زندگی گزارنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی تعلیمات نہایت جامع، متوازن اور توحیدِ خالص پر مبنی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کو ایک یکتا، بے مثل، خالق ومالک اور ربّ العالمین کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ اللہ نہ کسی کا محتاج ہے، نہ اس کی کوئی اولاد یا شریک ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا:

"إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى"۔

"تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہلِ کتاب میں سے ہیں، لہٰذا سب سے پہلی چیز جس کی طرف تم انہیں دعوت دو، یہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانیں۔"[17]

---

[15] ۔**القرآن**:۲/۲۵۵۔

[16] ۔عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر، مترجم: محمد جوناگڑھی، **تفسیر ابن کثیر** (لاہور: اسلامی کتب خانہ، س۔ن)، ۱/۴۱۳۔

[17] ۔محمد بن اسماعیل بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب التوحید والرد علی الجهمية وغيرهم، بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (دہلی: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ۲۰۰۴ء)، ۸/۵۱۹۔۵۲۰، رقم: ۷۳۷۲۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

حضرت عبد اللہ بن عباس کی روایت کردہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو دعوتِ دین کا آغاز عقیدۂ توحید سے کرنے کا حکم دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں توحید بنیادی اور اولین حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ جب تک انسان اللہ کی وحدانیت کو صحیح طور پر تسلیم نہ کرے، اس کے دیگر اعمال جیسے نماز اور زکوٰۃ مکمل طور پر مؤثر اور مقبول نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں تصورِ خدا صرف عقیدہ نہیں بلکہ عملی زندگی کا محور ہے، جہاں عبادات، اخلاقیات اور معاشرتی انصاف سب اسی توحیدی شعور کے تحت منظم ہوتے ہیں، یوں یہ تصور انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" يَا مُعَاذُ، أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.قَالَ: أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا۔"

"اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔"[18]

یہ حدیث بھی عقیدۂ توحید کی غیر معمولی اہمیت کو نہایت واضح انداز میں بیان کرتی ہے، جہاں حضرت محمد ﷺ نے اللہ کا بندوں پر سب سے بڑا حق یہی قرار دیا کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید نہ صرف دینِ اسلام کی بنیاد ہے بلکہ نجات کا اصل ذریعہ بھی ہے۔ لہٰذا یہ عقیدہ انسان کی آخرت کی کامیابی اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا بنیادی ستون ہے، اور اس کے بغیر کوئی عبادت حقیقی معنوں میں مقبول نہیں ہو سکتی۔

سکھ مت کا تعارفی مطالعہ

[18] ۔ بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب التوحید والرد علی الجھمیۃ وغیرھم، بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ۸/۵۲۰۔۵۲۱، رقم: ۷۳۷۳۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

لفظ سکھ کے معنی شاگرد، چیلا یا کسی روحانی پیشوا کے پیروکار کے ہیں[19]۔ یہ اصطلاح سنسکرت زبان سے ماخوذ ہے، جہاں اس کا مفہوم مرید یا تابع کے طور پر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ الموسوعۃ المیسرۃ في الادیان والمذاھب والاحزاب المعاصرۃ میں تصریح کی گئی ہے:

"وَكَلِمَةُ سِيخٍ كَلِمَةٌ سَنْسْكِرِيتِيَّةٌ تَعْنِي الْمُرِيدَ أَوِ التَّابِعَ۔"

"لفظ 'سکھ' سنسکرت زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی 'مرید'، 'شاگرد' یا 'پیروکار' کے ہیں[20]۔"

اسی طرح انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ بیلیفس میں سکھ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ

"سکھ وہ فرد ہے جو دس گرووٗں اور گرنتھ صاحب کو مانتا ہو[21]۔"

الموسوعۃ المیسرۃ في الادیان والمذاھب والاحزاب المعاصرۃ میں لکھا ہے۔

"تاریخی لحاظ سے سکھ مت برصغیر میں پندرھویں صدی کے آخری دور اور سولہویں صدی کے آغاز میں ایک الگ مذہبی شناخت کے طور پر سامنے آیا۔ اس تحریک نے اپنے پیروکاروں کے لیے ایک جداگانہ مذہبی راستہ پیش کیا اور اس کا نمایاں نعرہ تھا: "نہ ہندو نہ مسلمان[22]۔"

بیرونِ ملک سے آنے والے مسلمان جس تہذیبی و تمدنی پس منظر کے حامل تھے، وہ اپنے بنیادی اصولوں، اقدار، مقاصد اور نظریات کے اعتبار سے قدیم ہندوستانی تہذیب سے نمایاں طور پر مختلف تھے۔ اسی بنا پر فکری اور مذہبی سطح پر اسلامی تہذیب نے ہندومت کے روایتی نظام کے سامنے ایک نیا سوال اور چیلنج پیش کیا۔ اس کے نتیجے میں ایک ایسی مذہبی تحریک نے جنم لیا جس نے بھگتی کی منفرد شکل اختیار کر کے عہدِ وسطیٰ کے ہندوستانی معاشرے کو گہرے طور پر متاثر کیا۔ بھگتی تحریک سے وابستہ

---

[19] ۔ فیروز الدین، **فیروز اللغات**(لاہور: فیروز سنز، س ن)، ۱/ ۸۰۴۔

[20] ۔ الندوۃ العالمیۃ للشباب الإسلامی، **الموسوعۃ المیسرۃ في الأدیان والمذاھب والأحزاب**(ریاض: دار الندوۃ العالمیۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۰۲ھ)، ۲/۷۴۶۔

[21] ۔ خسونت سنگھ، **سکھ ازم انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ بیلیفز**(نیویارک مسلم پبلک کمپنی، ۱۹۱۳)، ۱۱/۳۱۵۔

[22] Rajiv A Kapur, **Sikh Separatism**(London: Allen and Unwin publishers 40 Museum street 1986), pg:12-24.

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

بیشتر ہندو سنتوں نے اس تصور کو فروغ دیا کہ خدا کی پہچان اور اس کا عرفان انسان کے خلوصِ دل اور اس سے باطنی تعلق پر منحصر ہے، نہ کہ صرف ظاہری عبادات اور رسمی اعمال کی درست ادائیگی پر۔ اسی وجہ سے ان بزرگوں نے اپنی عملی زندگی اور تعلیمات دونوں میں عشقِ حقیقی کو سچے دین کی بنیاد قرار دیا[23]۔ ان کے نزدیک ظاہری مذہبی رسوم اور فقہی پابندیاں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فاصلے کا سبب بن رہی تھیں۔ اسی پس منظر میں، جب بھگتی تحریک ہندوستانی معاشرت پر نمایاں اثر ڈال رہی تھی، تو سکھ مت کے بانی گرونانک نے ذاتی روحانی تجربے اور عشقِ حقیقی کے احساس کو بنیاد بنا کر سکھ مت کی بنیاد رکھی۔

سکھ مت میں خدا کا تصور

برصغیر کی مذہبی تاریخ میں ایک خدا کی عقیدت اور اس کی محبت کے ساتھ عبادت کی روایت نہایت قدیم رہی ہے۔ چودھویں صدی عیسوی تک ہندوستان میں رائج مذہبی رجحانات، خصوصاً بھگتی تحریک اور مسلمانوں کے توحیدی عقائد کے باہمی اثرات سے بعض نئے فکری میلانات وجود میں آئے۔ بھگتی تحریک کے تحت ایسے سنت اور روحانی رہنما سامنے آئے جو اگرچہ معبودِ حقیقی کے لیے رام، ہری اور سوامی جیسی ہندی اصطلاحات استعمال کرتے تھے، تاہم ان اصطلاحات سے ان کی مراد ایک ہی خدا ہوتا تھا جو جسم، شکل اور تشبیہ سے منزہ ہے اور اپنی ذات، صفات اور کمالات میں یکتا و بے مثال ہے۔ سکھ اللہ کا بہت سے ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ عبد اللہ گیانی نے گرونانک جی مہاراج کا فلسفہ توحید میں لکھا ہے کہ

> "ان سب میں سے رحمان، رحیم، رب، کبیر، مولا، سورج، چاند، ستاروں کا خالق، جو جس کے لیے چاہے رزق کو کشادہ کرے اور قادر مطلق وغیرہ کے الفاظ کے متبادل الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اسی پر ایمان لانے کی ترغیب دلاتا ہے۔[24]"

---

[23]۔ عماد الحسن فاروق، **دنیا کے بڑے مذاہب** (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، س۔ن)، ۱/ ۲۰۰۔

[24] ۔ عبد اللہ گیانی، **گرونانک جی مہاراج کا فلسفہ توحید** (لاہور: مکتبہ خواجہ، س۔ن)، ۱/ ۲۲۴۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

اسی مخصوص فکری اور مذہبی فضا میں سکھ مت نے جنم لیا اور بھگتی تحریک کے توحیدی عناصر کو ایک منظم اور بلند فکری سطح پر پیش کیا۔ سکھ مت میں تصورِ خدا کو سب سے واضح اور جامع انداز میں مول منتر کے ذریعے بیان کیا گیا ہے، جسے سکھ عقیدے میں نہایت تقدس حاصل ہے۔ گرو گرنتھ صاحب سکھوں کی مذہبی کتاب ہے۔۱۵۱ اشخاص کا کلام گرنتھ صاحب میں درج ہے[25]۔گرو گرنتھ صاحب کے آغاز میں شامل یہ منتر بابا گرو نانکؒ کی توحیدی فکر کا نچوڑ ہے، جس میں انہوں نے بت پرستی کی سختی سے تردید کی ہے اور خدا کی وحدانیت کو نمایاں کیا ہے[26]۔ احمد عبداللہ المسدوسی لکھتے ہیں کہ

> "گرو نانک نے اپنے فرقہ کے لیے مذہبی نظمیں اور مناجات چھوڑی تھی جن کو سکھوں نے بڑی احتیاط سے محفوظ کیا یہ اصلی گرنتھ کہلاتی ہیں۔"[27]

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ سکھ مت میں تصورِ خدا کی بنیاد ایک واحد، ازلی، ابدی اور بے مثال ہستی پر ایمان ہے۔ اگرچہ اس کے اظہار کے لیے مختلف نام اور اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں، لیکن ان سب سے مراد ایک ہی قادرِ مطلق خدا ہے۔ گرو نانکؒ کی تعلیمات اور گرو گرنتھ صاحب کی ابتدائی تعلیمات اسی توحیدی تصور کو نمایاں کرتی ہیں، جو سکھ عقیدے کی اساس اور اس کے مذہبی وروحانی نظام کا بنیادی ستون ہے۔

سکھ مت کا بنیادی عقیدہ ایک اونکار

سکھ مذہب کا بنیادی عقیدہ ایک خدا (وِہی گورُ) کی عبادت اور خودی یا نفس کے انکار پر مرکوز ہے۔ سکھوں کے نزدیک سب کچھ خدا کی رضا کے تابع ہے اور انسان کا مقصد اپنی انا اور دنیاوی خواہشات کو ترک کر کے خدا کے ساتھ اتحاد حاصل کرنا ہے۔ موت بھی ایک عبوری مرحلہ ہے جو روح کی خدا کی طرف واپسی کا ذریعہ ہے۔

ایک اونکار ست نام کرتا پُرکھ نربھو نرویر

---

[25] ۔ ابوالامان، **گرو گرنتھ صاحب اور اسلام** (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۶۰ء)، ۱/ ۶۔

[26] D.P.Singial, **A History of Indian People** (Methuen, London: 1983), p:60 .

[27] ۔ احمد عبداللہ، **مذاہب عالم** (کراچی: مکتبہ خدام ملت، ۱۹۶۴ء)، ۱/ ۲۲۹۔

THOUGHTS REVIEW
Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

اکال مورت اجونی سبھ بھن گر پرساد[28]

"خدا ایک ہے، اس کا نام ہمیشہ سچا ہے، وہی خالق اور قادرِ مطلق ہے، وہ خوف اور عداوت سے پاک ہے، ازلی و ابدی ہے، نہ اس کی کوئی جسمانی صورت ہے اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ وہ خود قائم بالذات ہے اور اس تک رسائی صرف اس کے فضل اور عنایت سے ممکن ہے۔"

"Concise Encyclopedia of Sikhism"میں تصورِ خدا کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"Sikhism is uncompromisingly monotheistic and the unity of the deity is consistently emphasized. Briefly, God for the Sikhs is described in the mul mantra. One Supreme being, Immutable and Eternal Name, the creative masculine principle, without fear and without rancour, the timeless verity, unincarnated and self-existent, known through His grace."[29]

سکھ فکر کے مطابق ہر گرو خدا کی طرف سے آتا ہے اور اس کے منہ سے نکلی ہر بات خدائی ہوتی ہے[30]۔ حقیقی اور ازلی ہستی صرف ایک خدا ہے، جس کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھا جاتا ہے۔ جس طرح آگ کے بغیر چنگاری کا تصور ممکن نہیں، اسی طرح انسانی روح بھی خدا کے وجود سے وابستہ ہے اور اس کے بغیر اپنی بقا قائم نہیں رکھ سکتی۔ خدا پوری کائنات پر علم رکھتا ہے کیونکہ وہ مخلوق کی ہر ضرورت اور ہر حال سے باخبر ہے۔ وہ رحیم و کریم ہے، اس لیے بندوں کی خطاؤں کو معاف فرمانے والا ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے کیونکہ اس پر کسی قسم کا غلبہ ممکن نہیں، اور وہ ابدی ہے کیونکہ وہ پیدائش اور فنا کی قیود سے ماوراء ہے۔

گرو گرنتھ صاحب میں تصورِ خدا

[28] ۔ گرو نانک دیو جی، **گرو گرنتھ صاحب**، جپ جی (حیدر آباد، انڈیا: چتر سنگھ اینڈ کمپنی، ۲۰۰۷ء)، ۱/۱۔

[29] Harbans Singh, **Concise Encyclopedia of Sikhism** (Patiala: Publication Bureau Punjabi University,2013), p:232.

[30] ۔ جی این امجد، **اسلام اور دنیا کے مذاہب** (لاہور: مفید عام کتب خانہ، ۱۹۷۷ء)، ۱/۲۲۹۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

سکھ عقیدے کے مطابق کائنات کی تخلیق سے قبل ہی خدا کی تخلیقی ارادہ موجود تھا، اور اسی ازلی مشیت کے تحت یہ کائنات وجود میں آئی۔ گرونانک دیو جی نے خدا کی اسی ازلی و ابدی حقیقت کو گرو گرنتھ صاحب میں نہایت بلیغ اور روحانی انداز میں بیان کیا ہے۔

اربد نربد دھند ھوکارا دھرن نہ گگنا حکم اپارا
نادن رین نہ چند نہ سورج سن سمادھ لگائیدا
کھانی نہ بانی پیؤن نہ پانی اوپت کھپت نہ آون جانی
کھنڈ پتال سپت نہی ساگر ندی نہ نیر وہائیدا
ناتد سرگ مچھ پیالا دوزک بہشت نہی کھے کالا
نرک سرگ نہی جمن مرنا نہ کوئی آئے نہ جائیدا

"ازل سے طویل مدت تک ہر طرف اندھیرا اور سکوت طاری تھا، نہ آسمان موجود تھا اور نہ زمین، صرف اس کا لامتناہی حکم کارفرما تھا، نہ دن تھا نہ رات، نہ سورج تھا اور نہ چاند، سب کچھ اس کی مرضی کے تحت تھا، وہ تجریدی مراقبے کی کیفیت میں تھا، نہ بارود تھا اور نہ نباتات، نہ ہوا تھی اور نہ پانی، نہ زندگی کا وجود تھا اور نہ موت کا تصور، اور نہ ہی ارواح کی نقل و حرکت کا کوئی سلسلہ تھا، نہ براعظم تھے اور نہ کہکشائیں، نہ سمندر تھے اور نہ جنت و دوزخ، نہ کسی تخلیق کا آغاز تھا اور نہ کسی تباہی کا۔"[31]

گروگرنتھ صاحب کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے یہ بھی تعلیم دی کہ (سچانام) پوری دنیا کا خالق ہے۔[32]

گرونانک نے ذاتِ باری تعالیٰ کے لیے مختلف اسماء استعمال کیے ہیں۔ ان میں بعض نام ہندی مذہبی روایت سے ماخوذ ہیں، جیسے ہری، گوبند، موہن اور کرنہار، جبکہ کچھ اسماء اسلامی روایت سے اخذ کیے گئے ہیں، مثلاً اللہ، خدا، رحیم اور رب۔ تاہم ان تمام

---

[31] ۔ گرونانک، **گروگرنتھ صاحب**، راگ مارو، ص:۱۰۳۵۔

[32] ۔ لیوس مور، مترجم: یاسر جواد، **مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا**، (لاہور: نگارشات، س۔ن)، ۱/۱۵۹۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

ناموں سے ان کی مراد ایک ہی واحد اور یکتا ذات ہے جو عبادت اور بندگی کے لائق ہے۔ مزید بر آں، گرو نانک نے خدا کے لیے بعض منفرد اور نئے اسماء بھی استعمال کیے ہیں، جن میں ست کرتار (حقیقی خالق) اور ست نام (سچا نام) نمایاں ہیں، جو ان کے تصورِ الوہیت کی وحدانیت اور حقیقت پسندی کو ظاہر کرتے ہیں۔

گرو گرنتھ صاحب میں خدا کی صفات

گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کا بنیادی محور ایک خدا پر ایمان ہے۔ گرو نانک نے خدا کو واحد، بے مثال اور کامل صفات کا حامل قرار دیا ہے، اور ان کی تعلیمات توحید پر مبنی ہیں۔ گرو گرنتھ صاحب میں خدا کی متعدد صفات بیان ہوئی ہیں، جن میں اس کی یکتائی، رحمت، قدرت، ہر جگہ موجودگی اور بندوں کی مدد و حفاظت نمایاں ہیں۔ اگرچہ اس مقدس متن میں مختلف بھگتوں کا کلام بھی شامل ہے، تاہم مجموعی طور پر خدا کی عظمت اور اس کی کامل صفات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

مددگار خدا

خالقِ کائنات کو اپنے بندوں کا حقیقی معاون اور مددگار قرار دیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو اخلاص کے ساتھ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ انسان خواہ کتنے ہی سخت حالات میں کیوں نہ گھر جائے اور دنیا اس کے خلاف صف آرا ہو جائے، اگر اس کے دل میں اپنے رب کی عظمت اور اس پر کامل یقین موجود ہو تو وہ ان آزمائشوں سے سرخرو ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے، بند راستے کھول دیتا ہے اور اپنی رحمت و فضل سے اسے نوازتا ہے۔

جاں کو مشکل ات بنے ڈھوئی کوئے نہ دے
را گو ہوئے دشمناں ساکھ بھی بھج کھلے
سبھو بھجے آسرا چکے سبھ اسراؤ
چت آوے اس پار بر ہم لگے نہ تتی واؤ

"جب انسان مصائب کے نرغے میں آ جائے، کوئی اسے سہارا دینے والا باقی نہ رہے، دشمن اس کے خلاف سرگرم ہوں اور حالات اس قدر بگڑ جائیں کہ اپنے بھی ساتھ چھوڑ دیں، حتیٰ کہ زندگی کے تمام ظاہری

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

سہارے ختم ہوتے محسوس ہوں، تو ایسی کیفیت میں اگر اس کے دل میں خدا کی محبت اور اس کی عظمت پر کامل یقین موجود ہو، تو کوئی آزمائش اسے حقیقی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ایسے شخص پر سختی کی تپش بھی اثر انداز نہیں ہوتی، کیونکہ اسے اپنے رب کی حفاظت اور نصرت کا یقین حاصل ہوتا ہے۔"[33]

مذکورہ تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقی مدد اور سہارا صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب انسان اخلاص، توکل اور یقین کے ساتھ اپنے رب پر بھروسا کرتا ہے تو وہ اسے مشکلات سے نجات عطا کرتا، اس کے لیے آسانیاں پیدا کرتا اور ہر حال میں اپنی رحمت و نصرت سے نوازتا ہے۔

یکتائی

گروگرنتھ صاحب میں بابا گرونانک کا پیش کردہ تصورِ خدا مکمل طور پر وحدانیت پر مبنی ہے۔ ان کے مطابق خدا اپنی ذات اور صفات دونوں اعتبار سے یکتا اور بے مثال ہے۔ اس کی الوہی خصوصیات کسی اور ہستی میں منتقل نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی کوئی مخلوق ان صفات میں اس کی شریک ہو سکتی ہے۔ اسی لیے گروگرنتھ صاحب کی تعلیمات میں اس حقیقت پر بار بار زور دیا گیا ہے کہ الوہیت صرف ایک ذات کے ساتھ خاص ہے اور کائنات کی کوئی بھی شے اس کے ہم مرتبہ یا ہم سر نہیں ہو سکتی۔

صاحب میرا ایکو ہے
ایکو ہے بھائی ایکو ہے
آپے مارے آپے چھوڈے آپے لیوے دیئے
آپ ویکھے آپے وگسے آپے ندر کریئے

"میرا پیدا کرنے والا اور حقیقی حاکم صرف ایک ہی ذات ہے۔ بلاشبہ وہی واحد ہے۔ زندگی اور موت کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی اپنے بندوں کے اعمال کو دیکھ کر راضی ہوتا ہے اور اپنی مشیت کے مطابق جس

[33] ۔ **گروگرنتھ صاحب**، سری راگ، محلہ پنجم، ص:۷۰۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

پر چاہے اپنی رحمت و عنایت نازل کرتا ہے۔"[34]

گرو گرنتھ صاحب کی اس تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ خدا ہی انسان کا حقیقی مددگار اور سب سے مضبوط سہارا ہے۔ جب ظاہری اسباب ختم ہو جائیں اور ہر طرف سے مایوسی چھا جائے، تب بھی خدا پر کامل بھروسا انسان کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ سکھ تعلیمات کے مطابق جو شخص اخلاص، ایمان اور محبت کے ساتھ خدا کو یاد کرتا ہے، وہ اس کی رحمت، حفاظت اور نصرت سے محروم نہیں رہتا۔ اس طرح خدا کی صفتِ مددگار بندے میں امید، صبر، حوصلہ اور توکل پیدا کرتی ہے اور اسے ہر مشکل اور آزمائش کا مقابلہ کرنے کی قوت عطا کرتی ہے۔

رحیم و کریم

گرو گرنتھ صاحب کے مطابق خدا تعالیٰ نہایت مہربان اور کرم فرمانے والا ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے گزشتہ اعمال پر شرمندگی محسوس کرے، اخلاص کے ساتھ توبہ کی طرف رجوع کرے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ راگ آسا میں گرو نانک اسی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے اس صفتِ رحمت و کرم کو نمایاں کرتے ہیں۔

صاحب ردے وسائے نہ پچھوتاوہی
گناہ بخشنہار شبد کماوہی
نانک منگے سچ گرمکھ گھالئے
میں تجھ بن اور نہ کوئی ندر نہالئے

"جو شخص اپنے باطن میں خدا کی عظمت اور اس کی محبت کو راسخ کر لیتا ہے، وہ زندگی میں کبھی ندامت کا شکار نہیں ہوتا۔ بابا نانک کے مطابق جب انسان خلوصِ دل سے اپنے کیے پر شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہے تو پروردگار اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے، کیونکہ حقیقی معنوں میں رحم کرنے والا اور مہربان صرف وہی

[34] ۔ **گرو گرنتھ صاحب**، راگ آسا، محلہ اوّل، ص: ۳۵۰۔

ذات ہے۔"[35]

انسان اپنی فطرت میں کمزور ہے، اس لیے اس سے لغزشیں ہو جانا بعید نہیں۔ تاہم جب وہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرکے خلوصِ دل سے مغفرت طلب کرتا ہے تو مہربان اور بخشنے والا رب اپنے بندے کو معاف فرما دیتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف گرو ارجن دیو جی نے گرو گرنتھ صاحب میں اشارہ فرمایا ہے۔

کر اُپدیش جھڑکے بہو بھاتی بہڑ پتا گل لاوے
پچھلے اوگن بخش لئے پربھ آگے مارگ پاوے[36]

"خدا بندے کی لغزش پر اسے متنبہ بھی کرتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ پھر جب انسان اپنی کوتاہیوں پر ندامت محسوس کرتے ہوئے خلوصِ نیت سے رجوع کرتا ہے تو پروردگارِ عالم ایسے ہر فرد کو معاف فرما دیتا ہے جو سچی توبہ کے ساتھ آئندہ گناہوں سے اجتناب کا عزم رکھتا ہو۔"

گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کے مطابق خدا تعالیٰ نہایت رحیم و کریم، بخشنے والا اور مہربان ہے۔ وہ اپنے بندوں پر ہمیشہ فضل و کرم فرماتا ہے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرنے والوں کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ گرو نانک اور گرو ارجن دیو کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے، اور جو شخص سچے دل سے اس کی طرف رجوع کرے، وہ اس کی مغفرت، شفقت اور کرم سے محروم نہیں رہتا۔ یہی صفتِ رحمت انسان میں امید، اصلاحِ نفس اور خدا سے مضبوط تعلق پیدا کرتی ہے۔

وحدت الوجود کا تصور

سکھ مت کی روحانی تعلیمات کے مطابق کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کی قدرت، حکمت اور صفات کا مظہر ہے۔ انسان کائنات کے نظم، حسن اور اپنی تخلیق میں غور و فکر کے ذریعے خالق کی عظمت کا ادراک کر سکتا ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا اپنی مخلوق

35۔ **گرو گرنتھ صاحب**، راگ آسا، محلہ اوّل، ص:۴۲۰۔
36۔ **گرو گرنتھ صاحب**، راگ سورتھ، محلہ پنجم، ص:۶۲۴۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

میں حلول کرتا ہے، بلکہ اس کی قدرت اور صفات کے آثار ہر جگہ نمایاں ہیں۔ گروگرنتھ صاحب کے مطابق یہ روحانی بصیرت اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جس پر خدا کا خاص فضل ہو، اور یہی معرفت انسان کو توحید کے گہرے شعور اور خدا کی وحدانیت کے یقین تک پہنچاتی ہے۔ جیسا کہ گروگرنتھ صاحب میں ہے۔

سبھناں مہے ایکو ایک وکھانے جاں ایکو ویکھے تاں ایکو جانے
جاں کوئی بخشے میلے سوئے ایتھے اوتھے سدا سکھ ہوئے
کہت نانک کون بدھ کرے کیا کوئی سوئی مکت جاں کوئی کرپا ہوئے
ان دن ہر گن گاوے سوئے شاستر بید کی پھر کوک نہ ہوئے

"دنیا کی ہر چیز میں اللہ کی قدرت اور اس کی نشانیوں کی جھلک پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی انسان اس روحانی درجے تک پہنچ جائے جہاں اسے ہر وجود میں ربّ کی تجلّی محسوس ہونے لگے، تو وہ سچے توحید پرست کے مقام کا حق دار ہے۔ یہ مرتبہ محض سخت محنت یا طویل جدوجہد سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ یہ اللہ کی خاص نوازش ہے، جسے وہ چاہے عطا فرمادے۔"[37]

گرونانک کے مطابق بھی انسان کی کوشش چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، اصل کامیابی اور نجات صرف اسی کو ملتی ہے جو اللہ کے فضل کا حصہ پائے۔ ایسے ہی شخص کو ہر وقت خدا کی یاد اور ذکر کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ جب دل میں معرفت کی روشنی اتر آئے تو انسان قدیم مذہبی کتابوں اور روایتی رسومات کی ظاہری قید سے آزاد ہو جاتا ہے، اور اس کا تعلق براہِ راست خالق سے جڑ جاتا ہے۔ سکھ مذہبی متون میں ایک طرف کائنات میں الٰہی جلوے کے پھیلے ہونے کا تصور ملتا ہے، تو دوسری جانب یہ حقیقت بھی واضح طور پر درج ہے کہ کائنات کا پیدا کرنے والا اپنی تخلیق سے جدا اور منفرد وجود رکھتا ہے۔ پوری ہستی کا نظم وضبط اسی کے اختیار اور حکم کے تابع ہے، اور ہر شے اس کی قدرت کے دائرے میں رواں دواں ہے۔

اوتار کی پرستش

[37]۔ **گروگرنتھ صاحب**، راگ ملہار، محلہ سوم، ص:۱۲۶۱۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

سکھ مت کے مرکزی صحیفے میں بھگتوں کے کچھ کلام ایسے بھی شامل ہیں، جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ بعض اشعار میں رام اور کرشن کو روحانی عظمت کے ساتھ ساتھ ماورائی مقام بھی دیا گیا ہے، جس کے باعث بھگت بانی کے بیانیے میں فکری ہم آہنگی ہمیشہ یکساں نظر نہیں آتی۔ انہی شبدوں کی بنیاد پر بعض مقامات پر رام اور کرشن کے لیے غیر معمولی تقدیس اور الٰہی نسبت کا اظہار ملتا ہے۔

دھن دھنن اورام بین باجے مدھر مدھر دھن انہت گاجے
دھن دھن میگھاروماولی دھن دھن کرشن اوڑھے کانبلی

"ہر سمت رام چندر اور کرشن کے تذکرے گونجتے دکھائی دیتے ہیں۔ زمانے میں انہی کے نام کی شہرت پھیل چکی ہے، اور دنیا کی ایک بڑی آبادی ان کی عظمت کو مان کر ان کے نام سے اپنی عقیدت وابستہ کر چکی ہے۔"[38]

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھگت بانی کے بعض مقامات پر رام اور کرشن کے لیے غیر معمولی عقیدت اور روحانی عظمت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے بعض محققین کے نزدیک ان اشعار میں اوتاری شخصیات کی تقدیس کا عنصر نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ تاہم سکھ مت کی بنیادی تعلیمات، خصوصاً گرونانک کی فکر، خدا کی وحدانیت پر زور دیتی ہیں، اس لیے ان اشعار کو مجموعی سکھ عقائد کے تناظر میں سمجھنا زیادہ مناسب ہے۔

اوتار کی نفی

گروگرنتھ صاحب میں اوتار پوجا کا ذکر ملتا ہے مگر ساتھ اس عقیدے کی تردید بھی ہے۔ بھگت بانی میں رام اور کرشن کو رب ماننے کی نفی کی گئی۔ مول منتر میں "اجونی" غیر مجسم اور لامحدود خدا کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں اوتار دھارن کا نظریہ غلط کہا گیا، جیسا کہ گروارجن دیو نے لکھا:

[38] ۔ **گروگرنتھ صاحب**، راگ مالی گوڑا، بانی بھگت نام دیو، ص:۹۸۸۔

THOUGHTS REVIEW
Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

او تار نہ جانے انت پر میشر پار برہم بے انت

"یہ اُن کی بھول ہے کہ او تاروں اور رشیوں کو خود پر میشور مان بیٹھے ہیں، حالانکہ پر میشور انسان کے روپ میں ڈھلنے سے منزّہ اور ہر ایسے قالب سے ماوراہے۔"[39]

اس تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ گرو گرنتھ صاحب میں خدا کو ازلی، ابدی اور "اجونی"(غیر مولود) قرار دیا گیا ہے، جو کسی انسانی جسم یا او تار کی صورت اختیار نہیں کرتا۔ اگرچہ بعض مقامات پر او تاروں کا ذکر ملتا ہے، لیکن خدا کی حقیقی ذات کو ان سے بلند اور ماورا بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح سکھ مت کی بنیادی تعلیمات خدا کی وحدانیت اور اس کی بے مثال حیثیت پر زور دیتی ہیں۔ اسی طرح بھگت کبیر بھی او تاروں کی نفی کرتے ہیں اور رب کی ذات کو بے حد و بے کنار، غیر مرئی اور غیر جسمانی مانتے ہیں۔ یوں وہ فکری واستدلالی پیرائے میں گرو گرنتھ صاحب میں بیان کرتے ہیں:

تم جو کہت ہو نند کو نندن نند سو نندن کا کورے
دھرن اکاس دسو دس ناہی تب ایہہ نند کہا تھورے
سنکٹ نہی پرے جون نہی آوے نام نرنجن جا کورے
کبیر کو سیامی ایسو ٹھاکر جاکے مائی نہ باپورے

"تم کہتے ہو کہ نند کا بیٹا خدا یا اس کا او تار ہے، تو پھر نند کا باپ کیا شمار ہو گا؟ کیونکہ اگر نند کا بیٹا خدا یا اس کا او تار ہو سکتا ہے تو نند کا باپ اس سے بھی اعلیٰ ہونا چاہیے۔ جب زمین و آسمان موجود نہیں تھے، تمہارا یہ تخیلاتی معبود کہاں تھا؟ یاد رکھو، جس ہستی کو خدا کہا جاتا ہے وہ کسی بندش یا حد میں نہیں آتی، وہ غیر جسمانی اور لامحدود ہے۔ کبیر جی فرماتے ہیں کہ ہم ایسے ہی خدا کو مانتے ہیں جو ماں باپ اور اولاد سے ماوراہے۔"[40]

[39] ۔ **گرو گرنتھ صاحب**، رام کلی، محلہ پنجم، ص: ۸۹۴۔
[40] ۔ **گرو گرنتھ صاحب**، راگ گوڑی، بانی کبیر، ص: ۳۳۹

https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

مندرجہ بالا تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ گرو گرنتھ صاحب میں خدا کو ازلی، ابدی، غیر جسمانی اور اوتار سے ماورا ہستی قرار دیا گیا ہے۔ بھگت کبیر کے کلام سے بھی یہی حقیقت سامنے آتی ہے کہ حقیقی خدا نہ کسی انسانی شکل میں محدود ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی نسب یا جسمانی تعلق ہے۔ اس طرح سکھ مت کی بنیادی تعلیمات خدا کی یکتائی، بے مثالی اور ماورائیت پر زور دیتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کا روپ

گرو گرنتھ صاحب میں کچھ مقامات پر خدا تعالیٰ کے روپ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس میں ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو انسانوں کے لیے مخصوص لگتی ہیں۔ بظاہر یہ بیان انسانوں کے لیے وضاحت کے لیے کیا گیا ہے، لیکن اگر ان صفات کو لفظی طور پر لیا جائے تو یہ شرک کے زمرے میں آ سکتی ہیں۔ گرو نانک اپنے کلام میں خدا کو جسم و جسمانیت سے ماورا قرار دیتے ہیں، اس لیے اسے شاعرکا رموزی انداز کہنا درست ہوگا۔ روپ کے بیان کے بعد خدا کی عبادت کی ترغیب بھی دی گئی ہے، جیسا کہ گرنتھ صاحب میں ہے۔

ترلاجیانی آپ بھانی اچھ من کی پورریئے
سارنگ جیئوپگ دھرے ٹھم ٹھم آپ آپ سندھوریئے

"اے خدا، تیری آنکھیں نہایت حسین ہیں اور دانت موتیوں جیسے چمکدار ہیں۔ تیرا ناک شاندار ہے اور بال لمبے ہیں۔ تیرا جسم سونے جیسا ہے۔ اے دوستو، اسی کی عبادت کرو۔ اے رب، تیری چال شاندار ہے اور تیرا کلام بہت نرم و میٹھا ہے، اور تو دل کی ہر خواہش پوری کرنے والا ہے۔"[41]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر گرو گرنتھ صاحب میں مذکور خدا تعالیٰ کے ان اوصاف کو لفظی اور جسمانی معنی میں لیا جائے تو اس سے خدا کے لیے جسم، صورت اور انسانی اعضاء کا تصور پیدا ہوتا ہے، جو اسلامی نقطۂ نظر سے شرک کے زمرے میں آتا ہے۔

41 ۔ **گرو گرنتھ صاحب**، وڈہنس، محلہ اوّل، ص:۵۶۷۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

لیکن اگر ان اوصاف کو مجازی، تمثیلی اور روحانی معنی میں سمجھا جائے تو ان کا مقصد خدا تعالیٰ کے حسن، عظمت، محبت اور بندوں کو اس کی عبادت کی طرف راغب کرنا ہے، نہ کہ اس کے جسمانی روپ کو ثابت کرنا۔

گرونانک دیو جی کی تعلیمات میں وحدانیت

گرونانک دیو جی کی تعلیمات میں وحدانیت (توحید) کا تصور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن کے مطابق کائنات کا ہر جزو ایک ہی خدا کی تجلی ہے اور خدا سب میں موجود ہے۔ وہ دنیاوی مادّیات اور ظاہری فرق و تمیز کو غیر حقیقی سمجھتے تھے اور انسان کو نصیحت کرتے تھے کہ وہ اپنے اندر موجود خدا کو پہچانے۔ ان کی تعلیمات میں روحانی ترقی کا راستہ صرف خدا کی یاد، سچائی اور عاجزی سے ممکن ہے، اور یہی وحدانیت کی اصل روحانی پہچان ہے۔ تاراچند کہتا ہے۔

"گرونانک نے اسلام اور اس کے رسول کو وہ بنیاد قرار دیا جو اللہ تعالی کے احکام کی اطاعت اور اسی طریقے سے رسول کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔"[42]

گرو گرنتھ صاحب میں ہے کہ

جن اُپائی رنگ روائی
بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا

"جس ذات نے پوری کائنات کو وجود بخشا ہے، وہ اپنی ذات میں یکتا ہے اور اپنی تمام مخلوقات سے ماورا ہے، ساتھ ہی کائنات کی ہر شے اس کے علم اور نگاہ میں ہے۔ 43"

مذکورہ تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ گرونانک دیو جی کے نزدیک وحدانیت محض ایک نظری عقیدہ نہیں بلکہ عملی اور روحانی زندگی کی بنیاد ہے۔ انسان کی نجات، اخلاقی اصلاح اور باطنی پاکیزگی کا راستہ ایک خدا پر کامل ایمان، اس کی یاد، سچائی، عاجزی اور اس کے احکام کی پیروی میں مضمر ہے۔ اسی لیے گرونانک دیو جی نے انسان کو ذات پات، مذہبی تعصب اور ظاہری امتیازات سے

42 ۔ حامد علی، **سکھ مت اور توحید** (لاہور: پنجاب ریلیجن سوسائٹی انارکلی، س۔ن)، ۱/۶۱۔
43 ۔ **گرو گرنتھ صاحب**، راگ تلنگ، محلہ اوّل، ص: ۷۲۳۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

بلند ہو کر ایک خدا کی بندگی اور تمام انسانوں کے ساتھ محبت، مساوات اور اخوت کا درس دیا، جو ان کی تعلیمات کا بنیادی پیغام ہے۔

دونوں مذاہب کے تصورِ خدا میں موجود مماثلتیں اور اختلافات

سکھ مت کی بنیادی تعلیمات کا مرکزی نکتہ خدائے واحد پر غیر متزلزل ایمان ہے۔ اس مذہب میں توحید کو نہایت مضبوط بنیاد کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور پیروکاروں کو ایک ہی سچے معبود پر کامل اعتماد کی تلقین کی جاتی ہے۔ گرو نانک کی تعلیمات کے مطابق خدا ہر شے میں کار فرما ہے اور کائنات کی ہر حقیقت سے باخبر ہے۔ وہ کسی کے سہارے کا محتاج نہیں بلکہ پوری مخلوق اسی پر انحصار کرتی ہے۔

سکھ عقیدے کے مطابق خدائے واحد نے محض اپنے ارادے اور حکم سے اس وسیع کائنات کو وجود بخشا۔ اس نے نہ صرف تخلیق کا عمل مکمل کیا بلکہ کائنات کے ہر عنصر کو ایک مربوط اور منظم نظام کے تحت قائم رکھا۔ انسانی جسم کو پانی اور ہوا جیسے عناصر کے امتزاج سے حیات عطا کی، سورج اور چاند کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور زمین کو انسان کی زندگی اور اس کے انجام کے لیے مسکن قرار دیا۔ گرو نانک سمیت دیگر سکھ گرو صاحبان نے گرو گرنتھ صاحب کے مختلف مقامات پر خدائے تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفاتِ کاملہ کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق خدا ایک ہے، ازل سے ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ وہ ولادت اور موت کی قیود سے ماوراء ہے۔ اس کی ذات اگرچہ کائنات سے بلند اور منفرد ہے، تاہم وہ ہر شے کے ساتھ بھی موجود ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ اس کی قدرت کی نشانی ہے، مگر اس کے باوجود وہ مخلوق سے الگ اور برتر ہے۔

سکھ مت کے مطابق خدائے واحد کا حقیقی عرفان ایک کامل رہنما کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ پوری کائنات اسی ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے اور اس کے جلوے ہر سمت نمایاں ہیں۔ گرو نانک خدائے کائنات کی واحدانیت کا پیغام عام کرتے ہیں اور اپنے پیروکاروں کو مسلسل اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ نجات اور فلاح کا راستہ ایک خدا پر کامل ایمان میں مضمر ہے۔ فرماتے ہیں کہ

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

صاحب میرا ایک ہے اور نہیں بھائی
کرپاتے سکھ پایا ساچے پر تھائی

"میرا مالک (خدا) ایک ہی ہے، اس کا کوئی شریک یا برابر نہیں۔ میں نے سچے رب کی پناہ اور محبت کے ذریعے اس کے فضل سے حقیقی سکون اور راحت حاصل کی ہے۔[44]"

اس شعر میں گرو نانک دیو جی نے خدا کی وحدانیت پر زور دیا ہے کہ حقیقی مالک صرف ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ انسان جب اخلاص کے ساتھ اس ایک خدا پر ایمان لاتا، اس کی پناہ اختیار کرتا اور اس کے فضل کا طالب بنتا ہے تو اسے حقیقی سکون، اطمینان اور روحانی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ اس طرح یہ کلام سکھ مت میں ایک خدا پر ایمان اور اس کی رحمت کے ذریعے نجات و سکون کے تصور کو نمایاں کرتا ہے۔ سکھ مت نے خالق کائنات کی یہ صفت اسلامی عقائد سے لی ہے مثلاً خدا کی ذات ازلی ہے اور وہ ایک ہے اس یہ اس آیت سے ماخوذ ہے۔

"هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْءَاخِرُ وَٱلظَّـٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ۔"
"وہی پہلے ہے اور ہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، اور وہی ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے[45]۔"

سورہ فرقان میں بھی ہے۔

"الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقۡدِيۡرًا۔"
"وہی کہ آسمان اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا[46]۔"

---

[44] ۔ **گرو گرنتھ صاحب**، راگ آسا، محلہ اوّل، ص:۴۲۰۔

[45] ۔ **القرآن**:۵۷/۳۔

[46] ۔ **القرآن**:۲۵/۲۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

گرونانک دیوجی کے نزدیک خدا ایک، یکتا اور پوری کائنات کا خالق ہے، جو اپنی ذات میں بے مثال ہونے کے باوجود اپنی قدرت سے ہر شے پر محیط ہے۔ ان کی تعلیمات کے مطابق انسان کی روحانی کامیابی خدا کی یاد، سچائی، عاجزی اور اس کے احکام کی پیروی میں ہے۔ یہی وحدانیت کا تصور انسان کو ظاہری اختلافات سے بلند ہو کر ایک خدا کی بندگی کی طرف دعوت دیتا ہے۔

عصرِ حاضر کے تناظر میں اسلام اور سکھ مت میں تصورِ خدا کی تقابلی اہمیت

عصرِ حاضر میں مذہب کا تصور محض عبادات اور رسومات تک محدود نہیں رہا بلکہ انسان کی زندگی کے ہر شعبے، خصوصاً اخلاقیات، سماجی تعلقات، نفسیات اور فلسفہ زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس تناظر میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام اور سکھ مت میں خدا کے تصور کو کس طرح سمجھا جاتا ہے اور اس کا انسان کی زندگی میں کیا عملی معنویت ہے۔ اسلام میں خدا (اللہ) کی تعریف سب سے بنیادی اور جامع تصور ہے۔ اللہ کی ذات کو قرآن اور سنت کے مطابق واحد، بے نیاز، لا محدود اور کامل سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ"

"یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے 47۔"

اسلام میں خدا کی واحدانیت (توحید) انسان کی زندگی کا مرکز ہے۔ عصرِ حاضر میں جہاں انسانی ذہن تکنیکی ترقی اور مادی ضروریات میں الجھا ہوا ہے، توحید کا تصور انسان کو ایک واضح اخلاقی اور روحانی سمت دیتا ہے۔ خدا کی عبادت اور اس پر توکل انسان کو نفسیاتی سکون، استقامت اور اخلاقی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا حوصلہ فراہم کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خدا کے تصور کا اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ انسان کے ہر عمل، نیت اور ارادے سے واقف ہے۔ اس علم و قدرت کا ادراک فرد میں ذاتی ذمہ داری، خود احتسابی اور دیگر انسانوں کے ساتھ ہمدردی کو فروغ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، عصرِ حاضر میں سماجی بگاڑ، بے

---

[47] ۔القرآن:۲/۲۵۵۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

راہ روی اور اخلاقی بحران کا سامنا کرنے والے معاشروں میں خدا پر ایمان رکھنے والے افراد اخلاقی حدود میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہر عمل کا حساب دینا ہے۔

سکھ مت میں خدا کا تصور بھی توحید پر مبنی ہے، تاہم اس کی تعبیر بعض پہلوؤں میں اسلامی تصور سے مختلف ہے۔ سکھ مت کے بانی گرو نانک نے خدا کو ایک واحد، لا محدود، غیر مادی اور سب پر محیط ہستی کے طور پر بیان کیا۔ گرو گرنتھ صاحب میں بار بار خدا کو "ایک ہے، نادا نستنی، ہر جگہ موجود اور ہر دل میں رہنے والا" کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ سکھ مت میں خدا کا تصور انسان کی ذاتی اور اجتماعی زندگی میں اخلاقی اور روحانی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ گرو نانک کے مطابق انسان کا مقصد خدا کی ذات کو پہچاننا اور اس کے قریب ہونا ہے۔ اس پہچان کا عمل خدمتِ انسانیت، سچائی اور اخلاقی برتری کے ذریعے ممکن ہے۔ عصرِ حاضر میں جب لوگ مادی ترقی میں الجھے ہیں، سکھ مت کا یہ تصور انہیں انسانیت کی خدمت، مساوات اور سماجی عدل کے لیے متحرک کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں اسلام اور سکھ مت دونوں مذاہب میں خدا کے تصور کی معنویت کئی سطحوں پر محسوس کی جا سکتی ہے۔[48]

۱: آج کے مصروف اور تناؤ بھری زندگی میں انسان نفسیاتی دباؤ، بے یقینی اور اخلاقی الجھن کا شکار ہے۔ خدا کے تصور سے وابستگی انسان کو ایک اندرونی سکون، امید اور حوصلہ دیتی ہے۔ اسلام میں اللہ کی قدرت اور حکمت پر ایمان، اور سکھ مت میں خدا کی ہر جگہ موجودگی پر ایمان انسان کو خوف اور اضطراب سے محفوظ رکھتا ہے۔[49]

۲: اسلام اور سکھ مت دونوں میں خدا کے تصور سے اخلاقی ضوابط کا نفاذ ممکن ہوتا ہے۔ مسلمان فرد کو اللہ کی نگرانی اور حساب کا ادراک اپنے اعمال میں احتیاط اور نیکی کی ترغیب دیتا ہے۔ سکھ مت میں خدا کی ذات کی پہچان انسان کو خدمت، ایمانداری اور

48 ۔ محمد حسن ظفر، **مذاہب عالم** (لاہور: عبد اللہ برادرز، س۔ن)، ۱/۳۶۔

49 ۔ سعید اللہ بخاری، **ضرورت مذہب اور اس کے معاشرتی و سماجی اثرات** (جام پور: یونیورسٹی آف سندھ، س۔ن)، ۱/۹۸۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

مساوات کی راہ پر چلنے کی ترغیب دیتی ہے۔ عصرِ حاضر میں معاشرتی بے راہ روی، بد عنوانی اور اختلافات کے حل کے لیے یہ اخلاقی رہنمائی نہایت اہم ہے۔

۳: سکھ مت اور اسلام دونوں میں انسانیت کی خدمت خدا کی عبادت کے برابر مانی جاتی ہے۔ عصرِ حاضر میں جہاں ٹیکنالوجی اور مادی ترقی نے انسان کو خود غرض بنا دیا ہے، خدا کے تصور کی روشنی میں انسانیت کے ساتھ تعاون، خیر خواہی اور مساوات کے اصول کو عملی شکل دی جا سکتی ہے اور مزید کہ حق اور باطل کو ایک دوسرے سے مختلط نہ ہونے دیں[50]۔

۴: آج کے دور میں لوگ اکثر اپنی زندگی کے مقصد سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں انسان کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔[51]

جبکہ سکھ مت میں انسان کا مقصد خدا کی پہچان اور خدمتِ انسانیت ہے۔ یہ تصور زندگی کو بامعنی اور مقصدیت سے لبریز کرتا ہے۔

۵: عصرِ حاضر میں دنیا میں ثقافتی اور مذہبی ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ اسلام اور سکھ مت میں خدا کے تصور میں موجود اخلاقی، سماجی اور روحانی اصول انسانوں کے درمیان امن، بھائی چارہ اور احترام کے فروغ میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں[52]۔

عصرِ حاضر میں جہاں دنیا تیزی سے مادی اور ٹیکنالوجیکل ترقی کی طرف گامزن ہے، مذہبی تعلیمات اور خدا کے تصور کی ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس کی جاتی ہے۔ اسلام اور سکھ مت دونوں میں خدا کی واحدانیت، لامحدود علم و قدرت اور اخلاقی رہنمائی انسان کی ذاتی، سماجی اور روحانی زندگی میں معنویت پیدا کرتی ہے۔ اسلام میں خدا کی عبادت، توکل اور تقویٰ انسان کو روحانی سکون، اخلاقی احتساب اور سماجی ذمہ داری کے لیے حوصلہ دیتے ہیں، جبکہ سکھ مت میں خدا کی پہچان، خدمتِ انسانیت اور

---

50 ۔ ابو الاعلی مودودی، **الجہاد فی الاسلام** (لاہور: ادارہ ترجمان القران، س۔ن)، ۱/ ۳۲۸۔

51 ۔ محمد خالد، **تعارف سماجی بہبود طریق ہائے کار اور میدان عمل** (کراچی: کفایت اکیڈمی، ۱۹۹۶ء)، ۱/ ۱۰۷۔۱۰۸۔

52 ۔ شازیہ رمضان، **مؤثر تبلیغ اسلام کا طریق کار سیرت نبوی کی روشنی میں** (فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی، س۔ن)، ۱/ ۱۲۔

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

مساوات کے اصول انسان کو اخلاقی اور سماجی طور پر مضبوط بناتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں یہ دونوں مذاہب اپنے پیروکاروں کو نہ صرف ذاتی سکون بلکہ اجتماعی فلاح اور اخلاقی ترقی کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

لہٰذا اسلام اور سکھ مت میں خدا کے تصور کی عصرِ حاضر میں معنویت صرف روحانی نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور نفسیاتی سطح پر بھی واضح طور پر نظر آتی ہے، جو انسان کو خود شناسی، مقصدیت اور معاشرتی بھلائی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

عصرِ حاضر کے تناظر میں اسلام اور سکھ مت میں تصورِ خدا کی تقابلی اہمیت کا چارٹ

اس تقابل کو اس چارٹ کی روشنی میں آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

تقابلی پہلو	اسلام	سکھ مت
تصورِ خدا	اللہ واحد، بے نیاز، ازلی و ابدی، ہر چیز پر قادر اور خالقِ کائنات ہے۔	خدا ایک، لا محدود، غیر مادی، ہر جگہ موجود اور تمام مخلوق کا رب ہے۔
روحانی و نفسیاتی اثرات	توحید، توکل اور عبادت انسان کو ذہنی سکون، امید اور استقامت عطا کرتے ہیں۔	خدا کی ہر وقت موجودگی کا احساس انسان کو اطمینان، امید اور باطنی سکون دیتا ہے۔
اخلاقی رہنمائی	اللہ کی نگرانی اور روزِ حساب کا یقین فرد میں دیانت، خود احتسابی اور تقویٰ پیدا کرتا ہے۔	خدا کی معرفت انسان کو سچائی، ایمانداری، مساوات اور خدمتِ خلق کی طرف مائل کرتی ہے۔

HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

سماجی خدمت	خدمتِ خلق، عدل، احسان اور تعاون کو عبادت کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔	سیوا (خدمتِ انسانیت)، مساوات اور بھائی چارے کو خدا کی رضا کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔
زندگی کا مقصد	اللہ کی عبادت، اطاعت اور اس کی رضا کا حصول۔	خدا کی پہچان، اس کا ذکر اور انسانیت کی خدمت کے ذریعے روحانی بلندی حاصل کرنا۔
عصرِ حاضر میں اہمیت	مادیّت، بے راہ روی اور اخلاقی بحران کے مقابلے میں توحید انسان کو اخلاقی اور روحانی استحکام دیتی ہے۔	مادیّت، خود غرضی اور سماجی ناہمواری کے مقابلے میں خدمت، مساوات اور انسان دوستی کی تعلیم دیتا ہے۔
امن و بین المذاہب ہم آہنگی	عدل، رحم، احترامِ انسانیت اور خیر خواہی کے ذریعے معاشرتی امن کو فروغ دیتا ہے۔	محبت، مساوات، رواداری اور خدمت کے ذریعے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

خلاصہ بحث

زیرِ مطالعہ مقالے کے تقابلی و تجزیاتی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلام اور سکھ مت کے تصورِ خدا میں بنیادی سطح پر گہری مماثلت پائی جاتی ہے، اگرچہ ان کے مصادرِ تشریع، تعبیرات اور فکری مناہج میں نمایاں فرق موجود ہے۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب میں توحید کو مرکزی عقیدہ قرار دیا گیا ہے، تاہم اس کی تشکیل اور توضیح کا انداز مختلف مذہبی و تاریخی پس منظر سے متاثر ہے۔ ذیل میں حاصلِ بحث کو منظم نکات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

- اسلام اور سکھ مت دونوں میں توحید بنیادی عقیدہ ہے اور خدا کو واحد، ازلی، ابدی، خالق اور قادرِ مطلق تسلیم کیا جاتا ہے۔
- گرونانک نے "اک ونکار" کے ذریعے ایک بے نیاز، لاشریک، غیر مجسم اور لامحدود خدا کا تصور پیش کیا۔
- سکھ مت کے بنیادی اصول وحدانیتِ خدا اور عالمگیر اخوتِ انسانی پر مبنی ہیں۔
- گرو گرنتھ صاحب میں مختلف بھگتوں کے کلام کے باوجود مرکزی عقیدہ توحید ہی برقرار رہتا ہے۔
- سکھ مت میں مورتی پوجا اور خدا کے ساتھ کسی شریک کی نفی کی گئی ہے، جبکہ دیوی دیوتاؤں کو مخلوق قرار دیا گیا ہے۔
- خدا کی صفات، جیسے رحمت، کرم، یکتائی اور بے مثالی، اسلام اور سکھ مت میں کئی پہلوؤں سے مشترک ہیں۔
- قرآن مجید میں توحید کا تصور وحیِ الٰہی کے ذریعے قطعی اور منظم صورت میں بیان ہوا ہے، جبکہ سکھ مت میں یہ تصور گروؤں کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے۔
- سکھ مت کا فلسفۂ حکم اور اسلامی عقیدۂ تقدیر میں معنوی مماثلت پائی جاتی ہے۔
- گرونانک کے افکار پر پنجاب کے مذہبی ماحول، خصوصاً اسلامی تصوف اور بھگتی تحریک، کے اثرات نمایاں ہیں۔
- مجموعی طور پر دونوں مذاہب خدا کی وحدانیت پر متفق ہیں، تاہم اسلام میں یہ عقیدہ وحی، نبوت اور شریعت پر قائم ہے، جبکہ سکھ مت میں اس کی بنیاد گروؤں کی روحانی تعلیمات اور تجربات ہیں۔

نتائج تحقیق

اسلام اور سکھ مت میں تصورِ خدا کے تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دونوں مذاہب میں خدا کی وحدانیت بنیادی عقیدہ ہے، تاہم اس کی تشریح، ماخذ اور فکری بنیادوں میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے نتائج درج ذیل ہیں:

- اسلام اور سکھ مت دونوں میں خدا کو واحد، ازلی، ابدی، خالق اور قادرِ مطلق تسلیم کیا گیا ہے۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

- اسلام میں عقیدۂ توحید کی بنیاد قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی ﷺ پر ہے، جبکہ سکھ مت میں اس کی بنیاد گرو نانک دیو جی اور دیگر گروؤں کی تعلیمات پر قائم ہے۔
- گرو نانک نے "اک ونکار" کے ذریعے ایک لاشریک، غیر مجسم اور لامحدود خدا کا تصور پیش کیا۔
- دونوں مذاہب شرک کی نفی کرتے ہیں اور خدا کی عبادت کو انسان کی بنیادی ذمہ داری قرار دیتے ہیں۔
- سکھ مت میں مورتی پوجا اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کی تردید کی گئی ہے، جو اسلامی عقیدۂ توحید سے مماثلت رکھتی ہے۔
- خدا کی صفات، جیسے رحمت، کرم، عدل، قدرت اور بے مثالی، دونوں مذاہب میں نمایاں طور پر بیان ہوئی ہیں۔
- اسلام میں خدا اور بندے کے تعلق کی بنیاد وحی، نبوت اور شریعت ہے، جبکہ سکھ مت میں خدا سے تعلق کا ذریعہ نام سمرن، گرو کی تعلیمات اور روحانی سلوک ہے۔
- سکھ مت کا فلسفۂ حکم اور اسلام کا عقیدۂ تقدیر بعض معنوی پہلوؤں سے ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔
- گرو نانک دیو جی کی تعلیمات پر برصغیر کے مذہبی ماحول، خصوصاً اسلامی تصوف اور بھگتی تحریک، کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔
- مجموعی طور پر یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ دونوں مذاہب وحدانیتِ خدا پر متفق ہیں، لیکن اسلام میں یہ عقیدہ وحیِ الٰہی کی قطعی رہنمائی پر استوار ہے، جبکہ سکھ مت میں اس کی بنیاد گروؤں کی روحانی تعلیمات اور مذہبی روایت پر قائم ہے۔

سفارشات

اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

1: اس تحقیق میں بنیادی طور پر اسلام اور سکھ مت کے تصورِ خدا کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے، لیکن آئندہ تحقیقات میں دونوں مذاہب کے تصورِ صفاتِ الٰہی، عبادات، نجات، آخرت، وحی، نبوت اور انسان و خدا کے تعلق جیسے موضوعات کا بھی تقابلی

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ اس سے دونوں مذاہب کے فکری نظام کو زیادہ جامع انداز میں سمجھنے میں مدد ملے گی اور تقابلی مذہبی مطالعات میں مزید علمی اضافہ ہو گا۔

2: موجودہ تحقیق میں گرونانک دیو جی کی تعلیمات اور گرو گرنتھ صاحب کی روشنی میں سکھ مت کے تصورِ خدا کو واضح کیا گیا ہے، تاہم آئندہ تحقیق میں گرو انگد، گرو امر داس، گرو رام داس، گرو ارجن دیو اور دیگر سکھ گروؤں کی تعلیمات کا الگ الگ تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تاکہ سکھ مت میں تصورِ خدا کے ارتقا اور اس کے مختلف فکری مراحل کو زیادہ وضاحت کے ساتھ سمجھا جا سکے۔ اس طرح سکھ مذہبی فکر کی داخلی جہات بھی بہتر انداز میں سامنے آئیں گی۔

3: تحقیق سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ گرونانک دیو جی کی تعلیمات پر برصغیر کے مذہبی ماحول، خصوصاً اسلامی تصوف اور بھگتی تحریک کے اثرات نمایاں تھے۔ اس پہلو کو مزید مضبوط علمی بنیادوں پر جانچنے کے لیے آئندہ ایسی تحقیقی کاوشیں کی جانی چاہییں جن میں اسلامی صوفیاء، بھگتی سنتوں اور سکھ گروؤں کے افکار کا تقابلی اور تاریخی مطالعہ مستند مصادر کی روشنی میں کیا جائے۔ اس نوعیت کی تحقیق برصغیر کی مذہبی اور فکری تاریخ کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرے گی اور اثر و تاثر کے مختلف پہلوؤں کو زیادہ واضح کر سکے گی۔

مصادر و مراجع

۱۔القرآن

۲۔ابن منظور، **السان العرب**(ایران:النشرالادب الحوذة،۱۴۰۵ھ)۔

۳۔ابو الاعلیٰ مودودی، **الجہاد فی الاسلام**(لاہور:ادارہ ترجمان القران، س۔ن)۔

۴۔ابو الامان، **گرو گرنتھ صاحب اور اسلام**(لاہور:ادارہ ثقافت اسلامیہ،۱۹۶۰ء)۔

۵۔ابو داؤد سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**(بیروت:المکتبہ العصریہ، س۔ن)۔

۶۔احمد عبداللہ، **مذاہب عالم**(کراچی: مکتبہ خدام ملت،۱۹۶۴ء)۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

۷۔احمد بن حجر عسقلانی،**تطهيرالجنان والاركان عن درن الشرك والكفران**(قاہرہ:دارالحکم،س۔ن)۔

۸۔ارشد محمود، **تصور خدا**(لاہور:زاہد بشیر پرنٹرز،۱۹۹۷ء)۔

۹۔امیر احسن اصلاحی، **تدبر قرآن**(لاہور:فلک شیر پرنٹرز،۲۰۰۹ء)۔

۱۰۔الندوۃالعالمیۃللشباب الاِسلامی، **الموسوعة الميسرة في الأديان والمذاهب والأحزاب**(ریاض: دار الندوۃالعالمیۃللطباعۃوالنشر والتوزیع،۱۴۰۲ھ)

۱۱۔فیروز الدین، **فیروز اللغات**(لاہور:فیروز سنز،س ن)۔

۱۲۔ابو الفضل، عبد الحفیظ، **مصباح اللغات**(لاہور: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار،۱۹۹۹ء)۔

۱۳۔جی۔این۔امجد، **اسلام اور دنیا کے مذاہب**(لاہور: مفید عام کتب خانہ،۱۹۷۷ء)۔

۱۴۔حامد علی، **سکھ مت اور توحید**(لاہور:پنجاب ریلیجن سوسائٹی انار کلی،س۔ن)۔

۱۵۔خسونت سنگھ، **سکھ ازم انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ بیلیفز**(نیویارک مسلم پبلک کمپنی،۱۹۱۳)۔

۱۶۔سعید اللہ بخاری، **ضرورت مذہب اور اس کے معاشرتی وسماجی اثرات**(جام پور:یونیورسٹی آف سندھ،س۔ن)۔

۱۷۔شازیہ رمضان، **مؤثر تبلیغ اسلام کا طریق کار ہائے سیرت نبوی کی روشنی میں**(فیصل اباد:جی سی یونیورسٹی،س۔ن)۔

۱۸۔عبد اللہ گیانی، **گرونانک جی مہاراج کا فلسفہ توحید**(لاہور: مکتبہ خواجہ،س۔ن)۔

۱۹۔عماد الحسن فاروق، **دنیا کے بڑے مذاہب**(نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ،س۔ن)۔

۲۰۔عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر، مترجم: محمد جونا گڑھی، **تفسیر ابن کثیر**(لاہور:اسلامی کتب خانہ،س۔ن)۔

۲۱۔غلام مرتضی، **اسلام کے بنیادی عقائد**(لاہور: منہاج القران پرنٹرز،س۔ن)۔

۲۲۔محمد بن اسماعیل بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب التوحید والرد علی الجھمیۃ وغیرھم،بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى(دہلی:مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند،۲۰۰۴ء)۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:3 Mar 2026 | Published: 05 May 2026

۲۳۔ محمد حسن ظفر، **مذاہب عالم**(لاہور:عبد اللہ برادرز، س۔ن)۔

۲۴۔ محمد خالد، **تعارف سماجی بہبود طریق ہائے کار اور میدان عمل**(کراچی: کفایت اکیڈمی، ۱۹۹۶ء)۔

۲۵۔ محمد عبد الحق الحقانی، **تفسیر فتح المنان**(لاہور: محبوب پرنٹرز، ۲۰۰۹ء)۔

۲۶۔ گرونانک دیو جی، **گرو گرنتھ صاحب**، جپ جی(حیدر آباد، انڈیا: چتر سنگھ اینڈ کمپنی، ۲۰۰۷ء)۔

۲۷۔ لیوس مور، **مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا**، مترجم: یاسر جواد(لاہور: نگارشات، س۔ن)۔

28.D.P.Singial,**A History of Indian People**,(Methuen,London:1983).

29.Harbans Singh, **Concise Encyclopedia of Sikhism** (Patiala: Publication Bureau Punjabi University,2013).

29.Rajiv A Kapur,**Sikh Separatism**(London:Allen and Unwin publishers 40 Museum street 1986).